

الله سبحانہ

وتعالیٰ کی

وحدانیت



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

الله سبحانہ و تعالیٰ کی وحدانیت

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2024 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط بر تی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

الله سبحانہ و تعالیٰ کی وحدانیت

پہلا ایڈیشن۔ 09 نومبر 2024۔

کاپی رائٹ © 2024 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

مندرجات کا جدول

مندرجات کا جدول

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

الله سبحانہ و تعالیٰ کی وحدانیت

اچھے کردار پر 400 سر زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ یوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفین اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جذبے کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نویں انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو مناثر کیا ہے۔ اور ہمارے بھائی حسن کا خصوصی شکریہ، جن کے سرشار تعاون نے شیخ پوڈ کو نئی اور دلچسپ بلندیوں پر پہنچا دیا ہے جو ایک مرحلے پر ناممکن لگ رہا تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالیٰ میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر نہ مدار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاپیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تھہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو [پر دی جا سکتی ہیں۔](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com)

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بعض پہلوؤں پر بحث کرتی ہے۔ یہ بحث قرآن مجید کے باب 2 البقرہ، آیات 116-117 پر مبنی ہے

وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹھا بنایا ہے۔ وہ بلند ہے! بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

زیر بحث اسیاق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو مثبت خصوصیات کو اپنانے میں مدد ملے گی۔ مثبت خصوصیات کو اپنانا دماغ اور جسم کے سکون کا باعث بنتا ہے۔

الله سبحانه وتعالیٰ کی وحدانیت

باب 2 - البقرہ، آیات 116-117

وَقَالُوا أَتَخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُوَ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ كُلُّ لَهُ قَدِنْتُونَ 116

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ 117

وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ وہ بلند ہے اب لکھ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا
ہے۔ سب اس کے فرمانبردار ہیں۔

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہتا
ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ وہ بلند ہے! بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

الله تعالیٰ پھر عیسائیوں اور کچھ یہودیوں کے عقیدے پر تنقید کرتا ہے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک حیاتیاتی بیٹا تھا یا کسی انسان کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ باب 2 البقرہ، آیت 116

...! وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ وہ پاک ہے

اور باب 9 توبہ آیت 30:

یہودی کہتے ہیں کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ سے نکلا ہوا بیان ہے۔ وہ ان لوگوں کے قول کی نقل کرتے ہیں جو ان سے پہلے کافر تھے۔ اللہ "ان کو غارت کرے۔ وہ کیسے دھوکے میں ہیں؟"

جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا سارا عقیدہ اپنے بزرگوں کی اندھی تقلید کے سوا کچھ نہیں ہے۔ انسان کو چوپاپیوں کی طرح ایک دوسرے کی پیروی کرنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ یہ دنیاوی اور دینی دونوں معاملات میں گمراہی کا باعث بنتا ہے۔ ایک شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرنے کے بجائے مفید علم حاصل کرنے کی کوشش کرے اور پھر اس پر عمل کرے، خواہ یہ ان کے بزرگوں کے طرز عمل اور روپے سے متصادم ہو۔ اسلام نے واضح کیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زندگی کے ہر پہلو، خاص طور پر مذہبی معاملات میں اپنے عقائد اور اعمال کی بنیاد ٹھوس شہادتوں پر رکھنی چاہیے۔ یہ اسلام اور دیگر تمام مذاہب اور طرز زندگی کے درمیان ایک بڑا فرق ہے۔ اسلام لوگوں کو دوسروں کی اندھی تقلید کرنے کے بجائے

باب 12 اپنی عقل کو استعمال کرنے اور ٹھوس شوابد پر مبنی فیصلے کرنے کی تلقین کرتا ہے۔
بیوی، آیت 108

کہہ دو یہ میرا راستہ ہے، میں بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں اور وہ لوگ ”
”...جو میری پیروی کرتے ہیں

اور باب 34 سبا، آیت 46:

کہہ دو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے جوڑے اور الگ ”
”الگ کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقائد کے پھیلنے کی وجوہات میں آپ کی معجزانہ ولادت، آپ کے معجزات اور آپ کی حیات طیبہ میں آسمان پر چڑھنا شامل تھے۔ قرآن پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کی تصدیق کرتا ہے اور واضح طور پر ان کی ولادت کو اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرت کی نشانی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 47:

وہ (مریم رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں کہ اے میرے رب، میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا جب کہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟ (فرشتے نے (کہا کہ اللہ ایسا ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

الله تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا، جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر باپ اور مان کے پیدا کیا۔ اس حقیقت کا مطلب یہ نہیں کہ وہ الہی ہیں۔ باب 3 علی عمران، آیت 59:

بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے۔ اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس نے ”اس سے کہا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔

عجیب بات ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرزند ہیں کیونکہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ لیکن وہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہیں مانتے، حالانکہ وہ بغیر باپ اور مان کے پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ذہنیت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہلانے کا حق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ ہے، لیکن وہ اس کا دعویٰ نہیں کرتے۔ عجیب بات ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے معاملے میں منطق اور عقل کا اطلاق کیسے کرتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں منطق اور عقل کا اطلاق نہیں کرتے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی تصدیق قرآن پاک سے ہوئی ہے۔ تاہم یہ واضح کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ معجزات اللہ تعالیٰ کی مرضی، اجازت اور حکم سے انجام دیے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام الہی ہوتے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی یا اجازت کی ضرورت نہ ہوتی۔ باب 3 علی عمران، آیت 49:

اور بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بناؤ، [جو کہے گا [کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف " سے نشانی لے کر آپا ہوں کہ میں تمہارے لیے مٹی سے بناتا ہوں۔ جو پرندے کی طرح ہے پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں اور وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ اور میں اندھے اور کوڑھی کو شفا دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں - اللہ کے حکم سے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں "... کہ تم کیا کہاتے ہو اور اپنے گھروں میں کیا ذخیرہ کرتے ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ ہوتے ہوئے آسمانوں پر چڑھنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی مزید نشاندہی کرتا ہے جیسا کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس سفر میں لے لیا تھا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام الٰہی ہوتے تو اپنی فطری قوت سے یہ سفر طے کر سکتے ہیں۔ باب 3 علی عمران، آیت 55

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ، بیشک میں تمہیں لے لوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور ”تمہیں کافروں سے پاک کروں گا۔

قرآن کریم عیسائیوں کو بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے عقیدے کے برعکس سولی نہیں دی گئی۔ صلیب پر جس کی تصویر نظر آئی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں تھی بلکہ وہ شخص تھا جسے آپ جیسا بنا دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا چکا تھا۔ باب 4 النساء، آیات 156-158

اور ان کے کفر اور مریم کے خلاف ان کے کہنے کی وجہ سے بہت بڑا بہتان ہے۔ اور ان کے ”کہنے پر کہ بے شک ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو اللہ کے رسول کو قتل کر دیا ہے۔ اور انہوں نے اُسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی اُسے سولی پر چڑھایا۔ لیکن [دوسرا] [کو ان سے مشابہ کیا گیا ... بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا غلط عیسائی عقیدہ، آپ کا مصلوب ہونا، مارا جانا، اپنے آپ میں عجیب ہے کیونکہ ایک حقیقی الٰہی ہستی موت کا سامنا کرنے سے بہت دور ہے۔ اگر کوئی ہستی مر سکتی ہے تو وہ الٰہی نہیں ہو سکتی۔ تو درحقیقت، مصلوب کے ذریعے اس کی موت کے بارے میں ان کا غلط عقیدہ خود ان کی الوہیت کے غلط عقیدے کی نفی کرتا ہے۔

ایک الہی بستی فطرت ایک ایسی چیز ہے جو خود کو برقرار رکھنے کے معنی رکھتی ہے، انہیں برقرار رکھنے کے لیے کسی اور کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر ایک بستی دوسرے کے ذریعہ برقرار ہے تو وہ الہی نہیں بوسکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا دونوں آسمانی مخلوق نہیں تھے کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پرورش کی ضرورت تھی، یعنی وہ خود کفیل مخلوق نہیں تھے۔ باب 5 المائدة، آیت 75

مسیح ابن مریم نہیں تھا مگر ایک رسول۔ اس سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے بیں۔ اور اس "کی مار حق کی حامی تھی۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھو ہم ان کے لیے کیسے نشانیاں بیان کرتے بیں۔ پھر دیکھو وہ کس طرح بہک رہے بیں۔

اس کے علاوہ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جیسا کہ فرشتے نہیں کھاتے انہیں خدا سمجھا جا سکتا ہے۔ درحقیقت وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف طریقے سے برقرار ہیں اس لیے وہ بھی خود کفیل نہیں ہیں۔ یہ حقیقت کہ وہ تخلیق کیے گئے ہیں اور باقی مخلوقات کی طرح موت کا تجربہ کریں گے، الوبیت کی نفی کرنے کے لیے کافی ہے۔

ایک حیاتیاتی بچہ ہمیشہ اپنے والدین کے ساتھ کچھ خصوصیات کا اشتراک کرے گا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملے میں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی صفات میں شریک نہیں ہیں۔ درحقیقت اس کی تمام خصوصیات دوسرے انسانوں کے ساتھ مشترک ہیں۔ وہ پیدا کیا گیا تھا، اسے خوراک اور پانی سے پالا گیا تھا، وہ مرے گا اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا، بالکل دوسرے انسانوں کی طرح۔ اس کی خصوصیات الوبیت کی نفی کے لیے کافی ہیں۔

عیسائیت اختیار کرنے والے رومیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تصور کو اپنے عقیدے میں الہی ہونے کے تصور کو متعارف کرایا، وہ تصورات جو انہوں نے اپنے سابقہ عقیدے، بت پرستی سے لے کر چلائے تھے۔ انہوں نے ایک عظیم اور بابرکت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا، اور اسے زیوس، برکولیس اور اوڈن جیسے افسانوں اور افسانوں کے ساتھ رکھا۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے صرف تھوڑی سی عقل کی ضرورت ہے کہ جو وجود کسی اور کے

ذریعے پیدا کیا گیا ہو، اسے برقرار رکھا گیا ہو اور وہ مر سکتا ہے وہ کبھی بھی الہی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ چیزیں الہی ہستی کے معیار سے متсадم ہیں۔

جیسا کہ زیر بحث اہم آیات سے اشارہ کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کو بچہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہ اکیلا پوری مخلوق کا مالک ہے، ایسی چیز جو کسی دوسرے کو منتقل نہیں ہوگی۔ ایک مخلوق ایک بچے کی خواہش کرتی ہے تاکہ وہ ان کی مدد اور مدد کریں، خاص طور پر کمزوری کے وقت، اور جب وہ بالآخر مر جائیں تو ان سے میراث حاصل کریں۔ بچہ لینے کی ان یا دیگر ممکنہ وجوہات میں سے کوئی بھی الہی نہیں ہوتا۔ باب 2 البقرہ، آیات 116-117:

وَهُكَيْتَ بِهِنَّ كَمَنْ نَسْرَ بِيَطْلُ بَنِيَا بَهْ۔ وَهُبَلَنَدَ بَهْ إِلَكَهُ جُو كَچِھِ آسَمَانُوں اور زَمِينَ مِنْ بَهْ سَبَ اسَى كَا بَهْ۔ سَبَ اسَ كَرَ فَرْمَانِبَرْدَارَ ہَيْ۔ آسَمَانُوں اور زَمِينَ كَا پِيدَا كَرْنَے والا۔ جَبَ وَهُ كَسَى كَامَ كَا فِيَصِلَهُ كَرْتَا بَهْ تو اسَ سَرَفَ اتَّنَا كَهْتَا بَهْ كَهْ ہُو جَاتَا بَهْ۔

آسمانوں اور زمین اور ان کی تعمیر پر غور کرنے والا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو واضح طور پر پہچان لے گا۔ اگر ایک سادہ عمارت کسی بلڈر کے بغیر صحیح طریقے سے تعمیر نہیں ہو سکتی تو آسمانوں اور زمین کے اندر کامل نظام کیسے قائم ہو سکتے ہیں، جیسے پانی کا چکر، سمندروں اور سمندروں کی کامل کثافت، زمین کی کامل کثافت، کامل فاصلہ۔ سورج زمین سے ہے اور زمین کی کامل اونچائی، کسی خالق کے بغیر بنایا جائے؟ اس کے علاوہ، اگر ایک سے زیادہ خدا ہوں گے تو یہ مخلوق کے لیے سراسر افراطی کا باعث بنے گا، جیسا کہ ہر ایک خدا کچھ مختلف باب 21 الانبیاء، آیت 22 چاہتا ہے۔

”اگر ان کے اندر اللہ کے سوا اور معبد ہوتے تو وہ دونوں برباد ہو جاتے۔“

اس لیے جیسا کہ زیر بحث آیات میں اشارہ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق پر تھوڑا سا غور و فکر ہی اللہ تعالیٰ کے سوا سب کی الوبیت کی نفی کرنے کے لیے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اکیلے ہی تمام مخلوقات کو پیدا کیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ مخلوق کو برقرار رکھتا ہے، ان کے لیے موت کا حکم دیتا ہے اور ان کے اعمال کا فیصلہ کرنے کے لیے انہیں دوبارہ زندہ کرے گا، یہ سب ایک حکم سے۔ ہو اور یہ ہے۔

آخر میں، ابم آیات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ کس طرح اور کیوں کمال کی صفات صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں۔ اول یہ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ دوسرا بات یہ ہے کہ بہر چیز بھی اس کی تابع ہے، نہ چاہتے ہوئے یا اپنی مرضی سے، یعنی کوئی چیز اس کے اختیار یا کنٹرول کو چیلنج نہیں کر سکتی۔ سوم، وہ آسمانوں اور زمین کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے۔ چہارم، اس کی تخلیق کی طاقت اتنی زبردست ہے کہ اسے آلات یا مددگار کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ صرف ایک چیز کا حکم دیتا ہے اور وہ ہوتا ہے۔ یہ چار خوبیاں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ اگر اس کی اولاد ہوتی تو وہ کم از کم ان میں سے کسی ایک خوبی کو اس کے ساتھ بانٹتے لیکن کوئی بھی مخلوق ان میں سے کسی ایک کی بھی مالک نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کبھی ہو سکتی ہے۔ درحقیقت اس کی طرف اولاد منسوب کرنے والے بھی اس سچائی پر یقین رکھتے ہیں۔ لہذا، ان کا اپنا عقیدہ ان کے اس دعوے کی تردید کرتا ہے کہ اس کی اولاد ہے۔

باب 2 البقرہ، آیات 116-117:

بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ آسمانوں ' ' اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

عام طور پر یہ آیات مسلمانوں کو یاد دلاتی ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی تمام مخلوقات کو پیدا کرتا ہے، برقرار رکھتا ہے اور اس کا کنٹرول کرتا ہے، اس لیے کوئی بھی اس کے احکام سے بچ نہیں سکتا، اس لیے وہ ان کے تابع ہو جائے ہیں چاہے وہ پسند کریں یا نہ کریں، اس لیے صرف اسی کی اطاعت کرنی چاہیے۔ یہ یقین کرنا بے وقوفی ہے کہ کوئی شخص اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے، جس میں تمام چیزوں کا خالق اور کنٹرول ہے، جس میں سکون قلب، روحانی قلب بھی شامل ہے۔ اگر کوئی اس حقیقت کو جان لے تو وہ خلوص کے ساتھ اس کی اطاعت کرے گا، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ باب 16 النحل، آیت 97

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ " "زندگی دین گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دین گے۔

جبکہ جو شخص اس حقیقت کو سمجھنے میں ناکام رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اور ان کی عطا کردہ نعمتوں کا غلط استعمال کرے گا۔ یہ دونوں جہانوں میں تناؤ، پریشانیوں اور مشکلات کا باعث بنتا ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کے پاس پوری دنیا بی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قابو اور قدرت سے نہیں بچ سکتے۔ باب 20 طہ، آیات 124-126:

اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگستی سے گزرے گی، اور ہم اسے " قیامت کے دن انداہ اٹھائیں گے۔ "وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے انداہ کیوں اٹھایا جب کہ میں دیکھ رہا تھا؟ (اللہ) (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400+ English Books / اردو کتب / کتب عربیہ / Buku Melayu / বাংলা বই / Libros En Español / Livres En Français / Libri Italiani / Deutsche Bücher / Livros Portugueses:

<https://shaykhpod.com/books/>

Backup Sites for eBooks: <https://shaykhpodbooks.wordpress.com/books/>
<https://shaykhpodbooks.wixsite.com/books>
<https://shaykhpod.weebly.com>
<https://archive.org/details/@shaykhpod>

<https://www.youtube.com/@ShaykhPod/playlists>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

روزانہ بلاگز: www.ShaykhPod.com/Blogs
AudioBooks : <https://shaykhpod.com/books/#audio>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics>
جنرل پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/general-podcasts>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid>
اردو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts>
لائیو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/live>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائیب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>

آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ: <https://archive.org/details/@shaykhpod>



A c h i e v e N o b l e C h a r a c t e r